



آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ
AGA KHAN UNIVERSITY EXAMINATION BOARD

ہائر سیکنڈری اسکول سرٹیفکیٹ
امتحانی سلیبس

اُردو لازمی

گیارہویں و بارہویں جماعت کے لیے

قومی نصاب 2006 کے مطابق

ناشر
آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ
بلاک - سی، آئی ای ڈی - پی ڈی سی، ا-۵ / بی-۷
فیڈرل بی - ایریا، کریم آباد،
کراچی

گذشتہ نظر ثانی جون 2012

نظر ثانی شدہ جنوری 2017

© The Aga Khan University Examination Board, 2018

All rights and entitlements reserved.

This syllabus is developed by Aga Khan University Examination Board for distribution to all its affiliated schools only. No part of this syllabus may be copied, reproduced or used for any other purpose whatsoever without prior written permission of the Aga Khan University Examination Board.

ہائر سیکنڈری اسکول سرٹیفکیٹ
امتحانی سلیبس

اُردو لازمی

گیارہویں و بارہویں جماعت کے لیے

گیارہویں جماعت کے مئی اور ستمبر کے امتحانات 2019 سے
جبکہ بارہویں جماعت کے مئی اور ستمبر کے امتحانات 2020 سے
اس نظر ثانی شدہ سلیبس سے لیے جائیں گے

صفحہ نمبر	عنوانات
5	پیش لفظ
7	آغاخان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ کے نصاب (سلیبس) کا تعارف
9	قومی نصاب (2006) تدریس اُردو کے بنیادی اہداف
12	آغاخان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ کے اُردو لازمی امتحانی سلیبس کی خصوصی توجیہ
	(Rationale)
15	تصویراتی نقشہ
16	امتحانی سلیبس کے عنوانات اور تعلیمی حاصلات طلبہ
27	جانچنے کا طریقہ
32	خدمات کا اعتراف

معلومات اور اپنی رائے کے لیے رابطہ کیجیے

پتا: آغاخان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ
 بلاک - سی، آئی ای ڈی - پی ڈی سی، ا-۵ / بی-۷
 فیڈرل بی - ایریا، کریم آباد، کراچی

فون: (92-21) 3682-7011
 فیکس: (92-21) 3682-7019

برقیاتی خط: examination.board@aku.edu
 ویب سائٹس: http://examinationboard.aku.edu
 فیس بک: www.facebook.com/akueb

سال 2002 میں آرڈیننس CXIV کے تحت قائم ہونے والا آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ (AKU-EB)، پاکستان میں ثانوی (SSC) اور اعلیٰ ثانوی (HSSC) جماعتوں کے امتحانات لینے والا پہلا خود مختار نجی ادارہ ہے۔ آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ کا نصب العین ہے کہ وہ نہ صرف پاکستان بلکہ ترقی پذیر دنیا میں تعلیمی نظام کے حوالے سے مہارت اور جدت طرازی کا استعارہ بن جائے۔

اپنے اس نصب العین کی تکمیل کے بیشتر طریقوں میں سے ایک طریقہ ایسا نصاب وضع کرنا ہے، جو حکومت پاکستان کے تجویز کردہ قومی نصاب (National Curriculum) کی بنیاد پر طالب علم کو تعلیمی تصورات پر سوچ بچار کرنے پر ابھارے اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے مہمیز کرے۔ آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ ہر چار سال کے بعد اپنے نصاب (سلیبس) پر نظر ثانی کرتا ہے تاکہ وہ طلبہ، اساتذہ اور ممتحنین کی ضروریات سے ہم آہنگ رہے۔

ثانوی اور اعلیٰ ثانوی جماعتوں کے نصاب (سلیبس) کی 2016 میں نظر ثانی کرتے ہوئے درج ذیل اہداف کو مد نظر رکھا گیا ہے۔

- پاکستانی قومی نصاب میں مجوزہ اہداف و مقاصد کے ساتھ مستقل ہم آہنگی برقرار رہے۔
- نصاب (سلیبس) کے متن کی نظر ثانی کر کے متروک یا قدیم معلومات کی جگہ جدید معلومات شامل کی جائیں۔
- طلبہ، اساتذہ اور ممتحن حضرات کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے متن کی نظر ثانی اس طرح سے کی جائے، کہ اس میں شامل ہر چیز واضح اور متعلقہ ہو۔
- نہ صرف ثانوی و اعلیٰ ثانوی (SCC & HSSC) جماعتوں، بلکہ اگلے مراحل میں بھی علمی تسلسل و ترقی کو مضبوطی عطا ہو اور تقویت ملے۔
- طلبہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے تیار ہوں۔

نصاب (سلیبس) پر نظر ثانی کرتے ہوئے تمام اسٹیک ہولڈرز کی ضروریات دریافت کرنے کی غرض سے ایک سروے کیا گیا۔ آغا خان بورڈ سے الحاق شدہ اسکولوں کے طلبہ و اساتذہ نے اس سروے میں حصہ لیا۔ اگلے مرحلے میں بورڈ سے الحاق شدہ اور غیر الحاق شدہ اسکولوں سے مدعو کیے گئے ممتحنین، اساتذہ، اساتذہ کو تربیت دینے والے لوگ اور جامعات کے فاضل حضرات پر مشتمل پینل نے ایک طے شدہ، باریک بین اور معیاری طریقہ اپناتے ہوئے نصاب میں تبدیلی کے لیے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا۔

رواں سال سے آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ نے ہر جماعت کے نصاب (سلیبس) کے لیے ایک جدت کی اور ”تصویراتی نقشہ“ (Concept Map) متعارف کروایا۔ یہ نقشہ نصاب میں موجود اہم تصورات کے مابین تعلق ظاہر کرتا ہے۔ ان نقشہ جات سے طلبہ کو متعلقہ مضمون سیکھنے میں دلچسپی پیدا ہوگی اور اس میں مہارت حاصل کرنے، تصورات کو بہتر طور پر سمجھنے کے علاوہ، سیکھنے اور سکھانے کا عمل طلبہ و اساتذہ دونوں کے لیے یادگار بن جائے گا۔

نصاب کو موضوعات اور ذیلی موضوعات میں مرتب کیا گیا ہے۔ ہر ذیلی موضوع ایسے تعلیمی حاصلات (SLOs) میں تقسیم ہے جن کا حصول، تعلیمی حاصلات کو طلبہ کی ذہنی استعداد و لیاقت کے مطابق مختلف تعلیمی درجوں / مراحل (cognitive domains) میں تقسیم کرتا ہے۔ یہ تعلیمی درجے / مراحل 'جاننا'، 'سمجھنا' اور 'اطلاق' ہیں۔ ان میں دیگر اعلیٰ مدارج کی حامل دوسری مہارتیں بھی شامل ہیں۔ اس کے بعد 'امتحانی تخصیص پرچہ جات' (Exam Specifications) کا نمبر آتا ہے جس میں واضح رہنمائی دی جاتی ہے کہ ہر موضوع کتنے نمبروں کا ہو گا اور جانچ کیسے کی جائے گی۔

اس نظر ثانی شدہ نصاب کی تیاری میں AKU-EB Curriculum & Examination Development Unit کی تخلیقی صلاحیتوں، محنت، لگن اور AKU-EB کے دوسرے Units کا بھی بہت بڑا کردار ہے۔ ہم ڈاکٹر سہیل قریشی کے بھی بہت شکر گزار ہیں جنہوں نے نظر ثانی کے طریقے کو بہتر بنانے میں اپنی رائے دی اور ڈاکٹر نوید یوسف کا جنہوں نے نظر ثانی کے پورے عمل کے دوران ہماری مدد اور ہدایت کا عمل جاری رکھا اور رابعہ ہیرانی کا بھی کہ جنہوں نے اس نظر ثانی کے پورے عمل کے دوران اپنی قائدانہ صلاحیتوں کے ساتھ نصاب کو مکمل کیا۔ اُن طلبہ اور اساتذہ کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے needs-assessment survey میں حصہ لیا۔ اُن تمام پرنسپل کا بھی شکریہ جنہوں نے اپنے اُن طلبہ کی حوصلہ افزائی کی کہ جو survey اور Syllabus revision panel کا حصہ بنے۔

یہ آپ سب کی محنت اور حوصلہ افزائی ہی کا نتیجہ ہے کہ پاکستان کے قومی نصاب کا موثر انداز میں اطلاق یقینی بنانے کے لیے AKU-EB اس نصاب (سلیبس) کے ذریعے ضروری اقدامات کر سکا۔ ہمیں اعتماد ہے کہ یہ سلیبس طلبہ کو وہ مدد اور تعاون فراہم کرے گا جو انہیں تعلیم حاصل کرنے کے اگلے مرحلے میں داخل ہونے کے لیے ضروری ہے اور ہم تمام طلبہ اور اساتذہ کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہیں جو اس سلیبس کا استعمال کریں گے۔



ڈاکٹر شہزاد جیوا

ڈائریکٹر آغا خان یونیورسٹی ایگزیکٹو بورڈ

اسسٹنٹ پروفیسر، فیکلٹی آف آرٹس اینڈ سائنسز، آغا خان یونیورسٹی

آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ کے نصاب (سلیبس) کا تعارف

- 1- آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ کو سنہ 2002 میں جاری ہونے والے آرڈیننس نمبر CXIV کے تحت مینڈیٹ دیا گیا ہے کہ طلبہ کے سیکھنے کے عمل میں نکھار پیدا کرنے کے لیے قومی نصاب (National Curriculum) میں مقرر کردہ اہداف کے حصول اور ان کی جانچ کے علاوہ دیگر مناسب اقدامات کرے، جن کے باعث تعلیمی میدان میں درس و تدریس کا عمل بہتر ہو، ادارے مؤثر ہوں اور دیگر ذیلی و متعلقہ امور میں بہتری کی سبیل پیدا ہو۔
- 2- اس مینڈیٹ کے حصول کے لیے آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ کے ترتیب دیے گئے نصاب (سلیبس) اہم ذریعہ ہیں۔ ان تمام موضوعات پر مبنی نصاب (سلیبس) کی بنیاد پاکستان کے قومی نصاب 2006 (National Curriculum) کی نیشنل اسکیم آف اسٹڈیز (National Scheme of Studies) 2006-2007 پر استوار کی گئی ہے۔ یہ نصاب قومی نصاب (National Curriculum) میں تجویز کردہ ان تمام تفہیمی حاصلات کا احاطہ کرتے ہیں جنہیں معتبر اور درست طریقے سے جانچا جاسکے۔ دریں اثناء اس نصاب کا مقصد، قومی نصاب (National Scheme of Studies) میں تجویز کردہ مطلوبہ تعلیمی اہداف حاصل کرنا ہے جو مشاہدے، تخلیقی صلاحیتوں سمیت اعلیٰ مدارج کی دیگر مہارتیں حاصل کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، تاکہ اکیسویں صدی کے طلبہ کی ضروریات پوری کی جاسکیں۔
- 3- یہ نصاب، طلبہ، اساتذہ، والدین اور دیگر متعلقہ افراد کی رہنمائی کرتا ہے کہ کس کس درجے (IX, X, XI, XII) میں کون کون سے موضوعات پڑھا کر ان کا امتحان لیا جائے گا۔ ہر ایک مضمون کے نصاب (سلیبس) میں متن کی ترتیب آسان سے مشکل کی طرف دی گئی ہے۔ یوں نصاب (سلیبس) میں شامل موضوعات کی درجہ بدرجہ تصوراتی فہم حاصل ہوتی چلی جاتی ہے۔
- 4- نصاب (سلیبس) میں موجود موضوعات کو قومی نصاب (National Curriculum) سے اخذ کردہ نفس مضمون کی بنیاد پر ترتیب دیا گیا ہے۔ مختلف نفس مضمون اور موضوعات کے مابین باہمی تعلق کو ہر نصاب (سلیبس) کے شروع میں تصوراتی نقشے (Concept Map) میں ظاہر کر دیا گیا ہے۔ یہ امر اس بات کا ضامن ہے کہ طلبہ نہ صرف مختلف معلومات کے باہمی ربط کو بنیاد بنا کر سیکھنا شروع کریں، بلکہ واضح تصورات کے ساتھ سیکھیں اور تنقیدی زاویہ نگاہ سے سوچیں۔
- 5- نصاب (سلیبس) میں موجود موضوعات کو ذیلی عنوانات اور تعلیمی حاصلات (SLOs) میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ذیلی عنوانات اور تعلیمی حاصلات (SLOs) بیان کرتے ہیں کہ مضمون کی تدریس اور امتحان، کتنی گہرائی اور وسعت تک ہوں گے۔ یوں یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ نصاب قومی نصاب (National Curriculum) کی تکمیل کرنے کے لیے جہاں ضرورت ہو طلبہ کے سیکھنے کے عمل کو بہتر بنانے کے لیے تعلیمی حاصلات مہیا کرتا ہے۔

- 6- ہر ایک تعلیمی حاصل (SLO) کسی خاص کلمہ امریہ (Command Word) سے شروع ہوتا ہے۔ مثلاً بیان کرنا، وضاحت کرنا وغیرہ وغیرہ۔ کلمات امریہ (Command Words) کا استعمال اساتذہ اور طلبہ کی توجہ ان مخصوص کاموں کی جانب مبذول کروانا ہے، جن کی آغاخان یونیورسٹی ایگزیمینیشن بورڈ کے نصاب (سلیبس) میں امیدواروں سے توقع کی گئی ہے کہ وہ اپنے مضمون کی پڑھائی کے سلسلے میں ان پر عمل کریں گے۔ امتحانی سوالات یہی کلمات امریہ (Command Words) استعمال کر کے تشکیل دیے جائیں گے، لیکن الفاظ وہی ہونا ضروری نہیں ہے تاکہ ان کے ذریعے امیدواروں کے جوابات سے ان کی قابلیت کا اندازہ ہو سکے۔
- 7- تعلیمی حاصلات طلبہ کو تین تفہیمی سطحوں جاننا [K]، سمجھنا [U]، اطلاق [A] اور دیگر اعلیٰ مدارج میں تقسیم کیا گیا ہے تاکہ نصاب (سلیبس) کے مطابق معروضی اور موضوعی سوالات اخذ کیے جاسکیں۔ دورانِ تدریس نصاب کی مؤثر منصوبہ بندی کرنے، نصاب (سلیبس) میں سے کثیر الانتخابی سوالات اور منطقی بنیاد پر موضوعاتی سوالات اخذ کرنے میں آسانی ہو۔ ساتھ ہی اس امر کو بھی یقینی بنایا گیا ہے کہ امتحانات سے قومی نصاب (National Curriculum) کے اغراض و مقاصد بھی احسن طریقے سے پورے ہو جائیں۔
- 8- تعلیمی حاصلات (SLOs) کے حصول پر توجہ مرکوز کرنے کے ساتھ ساتھ اس نصاب (سلیبس) کا ایک مقصد رٹا کلچر کو ختم کرنا بھی ہے۔ جسے پاکستان کے تعلیمی نظام میں امتحان کی تیاری کے لیے ترجیحی طریقہ سمجھا جاتا ہے۔ آغاخان یونیورسٹی ایگزیمینیشن بورڈ اساتذہ اور طلبہ کے لیے یہ تجویز کرتا ہے کہ وہ ان تعلیمی حاصلات کے حصول کے لیے مختلف النوع تدریسی و تعلیمی مواد کا استعمال کریں۔
- 9- یہ نصاب تمام مضامین کے لیے ایک یکساں ترتیب پر عمل کرتا ہے تاکہ یہ طلبہ اور اساتذہ دونوں کے لیے سہل ہو۔ یہ نصاب طلبہ، اساتذہ اور ممتحنین کے مابین رابطے کا کام انجام دیتا ہے۔ طلبہ کے تعلیمی حاصلات (SLOs) اور امتحانی تخصیص پرچہ جات (Exam Specification) سب کو ایک مشترکہ فریم ورک مہیا کرتے ہیں۔
- 10- بہ حیثیت مجموعی آغاخان یونیورسٹی ایگزیمینیشن بورڈ کے اعلیٰ ثانوی درجات (HSSC) کے نصاب (سلیبس) طلبہ کو ایسی مدد فراہم کرتے ہیں جن کے ذریعے وہ قومی نصاب (National Curriculum) کے اُن معیارات کو حاصل کر سکیں، جن کے ذریعے وہ اپنے اندر تصوراتی تفہیم، تنقیدی سوچ اور مسائل کا حل نکالنے والی مہارتیں پیدا کر سکیں۔ یہ ایک مضبوط بنیاد ثابت ہوگی طلبہ کے لیے کہ وہ اس کے بعد اعلیٰ اور پیشہ ورانہ تعلیم کے اگلے مدارج کے لیے خود کو تیار کر سکیں۔

قومی نصاب (2006) تدریس اُردو کے بنیادی اہداف

- (i) اُردو پاکستان کی قومی زبان ہے اور ملک کے ہر حصے میں بولی، سمجھی، پڑھی اور لکھی جاتی ہے۔ اس بنا پر پاکستان کے ہر طالب علم کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ ان تمام مہارتوں کے حوالے سے اس کی تحصیل کرے۔
- (ii) اُردو بیرونی ممالک میں بھی ایک اہم زبان ہے، نشریاتی اور اطلاعاتی رابطوں کے لحاظ سے بھی دنیا کی اعلیٰ ترین زبانوں میں شمار ہوتی ہے۔ پاکستان کے ہر طالب علم کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ ان پہلوؤں سے آگہی حاصل کر سکے۔
- (iii) اُردو بول چال کے علاوہ ادب، صحافت، دفاتر، عدلیہ، تعلیم، سائنس، ٹیکنالوجی، ثقافت، سیاست، کھیل اور بہت سے میدانوں میں استعمال ہوتی ہے۔ اس حوالے سے پاکستانی طلبہ کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ خود کو ان پہلوؤں پر ڈھال سکیں۔
- (iv) اُردو میں دوسری زبانوں سے الفاظ، تصورات، انداز بیان اور اصناف کے لحاظ سے بہت کچھ اپنانے کی صلاحیت موجود ہے۔ چنانچہ پاکستانی طلبہ کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ لفظ سازی اور انشا پردازی میں اس حوالے سے اپنے جوہر دکھا سکیں۔
- (v) اُردو جدید تقاضوں کا ساتھ دینے کی اہلیت رکھتی ہے۔ چنانچہ پاکستانی طلبہ کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ اُردو کے حوالے سے ان جدید تقاضوں کا شعور اور اس کے لیے درکار مہارتوں پر عبور حاصل کریں۔

قومی نصاب (2006) تدریس اُردو کے خصوصی اہداف

1.1.1 اُردو میں تدریس اس انداز سے ہو جس سے پاکستانی طلبہ اس قابل ہو سکیں کہ:

- (i) اُردو زبان کی ساخت، وسعت اور اہلیت سے واقفیت حاصل کر لیں۔
- (ii) اُردو بول چال کے تقاضوں (لہجے، تلفظ اور ادائیگی) کے لحاظ سے عبور حاصل کر سکیں۔
- (iii) اُردو میں بیان کردہ امور، تقاریر اور خطبات کو سن کر پوری طرح سے ادراک کر سکیں۔
- (iv) اُردو کی مختلف نثری اور منظوم اصناف اور طرز بیان کو پڑھ کر ان میں امتیاز کر سکیں اور ان کا تنقیدی جائزہ لے سکیں۔
- (v) اُردو میں زبانی اور تحریری طور پر اپنے مافی الضمیر کو بہترین انداز میں ادا کر سکیں۔
- (vi) اپنی ذاتی اور قومی زندگی میں اُردو کو عموماً استعمال میں لاسکیں اور اس کے ذریعے موجود ذخیرہ ادبیات کے مطالعے سے قومی افتخار، تہذیب و ثقافت کا اعلیٰ شعور، ادراک اور مہارتِ حیات حاصل کر سکیں۔

قومی نصاب (2006) کے تدریسی مقاصد (Objectives)

1.1.2 تدریس اُردو کے ذریعے طلبہ اس قابل ہو سکیں کہ:

- (i) اُردو زبان شناسی پر مکمل عبور حاصل کر سکیں۔
- (ii) زبان، احساسات، جذبات، خیالات اور تصورات کے حوالے سے کی گئی گفتگو کا مکمل ادراک کر سکیں۔
- (iii) اُردو میں اپنا مافی الضمیر پورے سیاق و سباق کے ساتھ بول چال، گفتگو اور تقریر کے ذریعے سے سمجھا سکیں۔
- (iv) اُردو نظم و نشر کی صورت میں موجود ادب پارے، صحافت، دفتری و عدالتی ضروریات، جدید علمی تقاضوں کے حوالے سے تحریروں کو پڑھ کر ان کا پورا فہم حاصل کر سکیں۔ ان کا استحسان کر سکیں اور ان پر تنقیدی رائے دے سکیں۔
- (v) اُردو میں خیالات، احساسات، جذبات، تاثرات، تصورات اور سماجی ضروریات کے حوالے سے صاف اور عمدہ تحریر پیش کر سکیں۔

3- سننے کی مہارت کے لیے تدریجی مقصود

(Benchmark For Listening Skills)

(Standard) معیار:

- (i) اُردو میں واقعات، کہانی، تقریر، شاعری، نشریات وغیرہ کی رفتار اور معیار کے ساتھ سماعت کر سکے۔
- (ii) کم از کم دس ہزار الفاظ و تراکیب کا احاطہ کر سکے۔
- (iii) ذرائع ابلاغ / نشریات وغیرہ کے حوالے سے سمعی استحسان کر سکے۔

4- بولنے کی مہارت کے لیے تدریجی مقصود

(Benchmark For Speaking Skills)

(Standard) معیار:

- (i) واقعات، نظم، کہانی، بیانات وغیرہ میں مرکزی نکتے کو بیان کر سکے۔

5۔ پڑھنے کی مہارت کا تدریجی مقصود

(Benchmark Of Reading Skills)

(Standard) معیار:

- (i) عبارت کو ادبی اور علمی امتیاز کے ساتھ مجازی اور اصطلاحی مفہوم کو سامنے رکھ کر پڑھ سکے۔
- (ii) عمومی مطالعہ کی عادات میں تیز رفتاری کا عنصر پیدا کر سکے۔

6۔ لکھنے کی مہارت کا تدریجی مقصود

(Benchmark Of Writing Skills)

(Standard) معیار:

- (i) مرکزی خیال کے اعتبار کے حوالے سے کسی عبارت کی تشریح لکھ سکے۔
- (ii) مجازی اور ادبی زبان کے استعمال کے ساتھ عمدہ انشا پر دازی کر سکے۔

آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ کے اردو لازمی امتحانی سلیبس کی خصوصی توجیہ (Rationale)

ہم پاکستانی ہیں اور ہماری شناخت ہماری قومی زبان اردو ہے۔ جس طرح دنیا کی ہر قوم اپنی شناخت برقرار رکھنے کے لیے ہزار جتن کرتی ہے اور اپنی زبان کے فروغ اور ترقی کے لیے کام کرتی ہے اور ساتھ ہی اپنی اس منفرد پہچان پر فخر کرتی ہے بالکل اسی طرح ہمیں بھی اپنی اس شناخت پر فخر ہے۔

دنیا میں اردو زبان کا مقام میر تقی میر، مرزا غالب، داغ دہلوی، شاعر مشرق علامہ اقبال، فیض احمد فیض، احمد فراز، اور ایسے ہی لاتعداد شعرا کی کوششوں کا ثمر ہے، جن کے کلام نے ایک عالم کو اپنا دیوانہ بنا رکھا ہے۔ جاپان، امریکا، ہندوستان اور ایران میں بھی کلام غالب باقاعدہ پڑھایا جاتا ہے، اقبال کے کلام پر پی ایچ ڈیز کی جاتی ہیں، فیض کے کلام کا روس کی تمام زبانوں میں ترجمہ کر دیا جاتا ہے، تو ایسی زبان جس کا ایک عالم دیوانہ ہو تو کیوں نہ ہم اس زبان سے محبت کرنے کی کوشش کریں اور اسے اپنے دل اور دماغ کی آواز بنائیں۔ مشہور مصنفین کی تخلیقات کے مطالعے سے آپ لطف اندوز ہو سکتے ہیں اور ساتھ ہی اپنی معلومات میں اضافے کے ساتھ ساتھ ذخیرہ الفاظ میں اضافہ بھی کر سکتے ہیں۔

ایک مشہور قول ہے ”انسان اپنی زبان کے نیچے چھپا ہے“ یعنی جب آپ بہترین ذخیرہ الفاظ کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں آپ اس شخص کے مقابلے میں نمایاں نظر آتے ہیں جس کا زبان وادب سے ذرا کم واسطہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اردو زبان وادب کا مطالعہ آپ کو ایک خاص انداز اور پہچان عطا کرتا ہے۔

- اردو زبان منفرد اور نمایاں اس لیے ہے کیونکہ اس نے عربی، فارسی، ترکی، انگریزی اور دوسری کئی زبانوں کے ذخیرہ الفاظ کو اپنے اندر خوب جذب کر لیا ہے۔
- ایک طالب علم کے لیے یہ قومی زبان سے بڑھ کر تہذیبی زبان بھی ہے۔ آپ اپنے کسی خیال، پیغام اور فکر کو باآسانی اردو زبان میں بہت خوب صورتی سے بیان کر سکتے ہیں اور دوسرے آپ کے خیال، پیغام اور فکر کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے والوں کی تعداد بھی بہت ہوگی۔
- دیگر مضامین حقائق پر مبنی ہوتے ہیں۔ جہاں حقائق اور اعداد و شمار پر بات کی جاتی ہے۔ جب کہ زبان وادب کا مضمون ہماری سوچ اور خیال کو زبان عطا کرتا ہے۔ ہم اپنی دل اور دماغ دونوں کی باتیں اس مضمون کے ذریعے کر سکتے ہیں۔
- ایک طالب علم کے لیے نمبرات کا حصول بھی معنی رکھتا ہے۔ آپ اس مضمون میں ذرا سی اضافی کوشش کر کے دیگر مضامین سے زیادہ نمبر حاصل کر کے اپنا گریڈ بہتر کر سکتے ہیں کیوں کہ یہ وہ مضمون یا زبان ہے جس کے الفاظ ہمارے کانوں میں دن کے کسی نہ کسی حصے میں ضرور پڑ رہے ہوتے ہیں۔
- بے شک اردو زبان کے ساتھ ساتھ ایک طالب علم کو دیگر زبانوں پر بھی عبور حاصل کرنا چاہیے۔ تاہم، ہم ارد گرد کا جائزہ لیں تو ہمیں ایسے لوگ زیادہ ملیں گے جو اردو سے واقف ہوتے ہیں۔
- خواندگی کا تناسب کم ہونے کے سبب دنیا کی بڑی زبانوں کو ہمارے ملک میں سمجھنے والوں کی تعداد تناسب کے لحاظ سے نہایت کم ہے، جب کہ اردو کے علاوہ کسی اور زبان میں بات کرنے کے سبب، ہماری سوچ اور فکر ایک خاص طبقے تک محدود ہو جاتی ہے۔
- تاثر یہی ہے کہ اردو پڑھنے اور بولنے والوں کو زندگی میں بہتر مواقع میسر نہیں آتے جب کہ آپ جب اردو زبان کو اچھی طرح بولنا، سمجھنا، اور لکھنا سیکھ جاتے ہیں تو آپ کے لیے پیشہ ورانہ زندگی کے بہت سے دروازے خود بخود کھل جاتے ہیں۔

- اگر آپ تدریس کے شعبے میں دلچسپی رکھتے ہیں تو اردو لازمی مضمون ہونے کی وجہ سے سب سے زیادہ مواقع اسی مضمون کے اساتذہ کے لیے ہوتے ہیں۔ اردو زبان پر عبور اور لکھنے لکھانے کے شوق کے باعث آپ صحافت یا میڈیا کے کسی بھی چینل جاسکتے ہیں۔ جہاں خبریں، اشتہارات، پروگراموں کے اسکرپٹ، شہ سرخیاں اور بریکنگ نیوز لکھنے کے فرائض انجام دے سکتے ہیں۔
- ”تراجم“ ایک الگ شعبہ ہے جہاں آپ طبع آزمائی کر سکتے ہیں۔ یعنی دیگر زبانوں کے مواد کا اردو زبان میں ترجمہ کر سکتے ہیں اور خصوصاً آج کے زمانے میں جہاں میڈیا کے ذرائع کی بدولت دوسری زبانوں کے ڈرامے اور دستاویزی فلمیں وغیرہ کثرت سے دکھائی جاتی ہیں ترجمہ کرنے والوں یعنی Dubbing Master کی حیثیت سے بھی کام کر سکتے ہیں۔
- ”ایڈیٹنگ“ جسے ادارت کہا جاتا ہے۔ ایک شعبے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کی ضرورت ہر اُس شعبے میں ہوتی ہے جہاں اردو زبان میں مواد تخلیق یا مرتب کیا جاتا ہے۔

اس امتحانی سلیبس کو ترتیب دیتے وقت درج ذیل اہم نکات پیش نظر رہے ہیں:

- اس امتحانی سلیبس کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس میں زبان کی مہارتوں پر زور دیا گیا ہے اور ان مہارتوں کو پروان چڑھانے کے لیے مختلف تعلیمی حاصلات دیے گئے ہیں۔
- روایتی طریقہ تدریس کے بجائے جدید طریقہ تدریس کو اہمیت دی گئی ہے۔ جس کے سبب طلبہ میں اردو زبان کے حوالے سے دلچسپی پیدا ہوگی۔
- طلبہ میں گروہی سرگرمی کے سبب ایک دوسرے کے خیالات کو سمجھنے اور اپنے خیال کو بہتر انداز میں پیش کرنے کی صلاحیت پیدا ہوگی۔
- سننے اور پڑھنے کی مہارت کے باعث طلبہ ذرا سی اضافی کوشش سے امتحان میں بہتر نمبر حاصل کر سکیں گے۔
- تعلیمی حاصلات SLOs کی وجہ سے اساتذہ اور طلبہ اپنے نصاب کا با آسانی احاطہ کر سکیں گے۔
- ریٹائرڈ اور غیر متعلقہ مواد کی حوصلہ شکنی کے باعث طلبہ تفہیمی سطحوں (Cognitive Level) کے مطابق اپنے جوابات کی تیاری کریں گے۔
- جماعتی سرگرمیوں کے سبب طلبہ میں بحث و مباحثے کی عادت پروان چڑھے گی، جس کے سبب ان کے اندر خود اعتمادی پیدا ہوگی۔
- طلبہ کی تفہیمی سطح اور دلچسپیوں کو سامنے رکھتے ہوئے اردو کے قومی نصاب میں دیے ہوئے حصہ نظم و نثر کے عنوانات کی فہرست کو جماعت گیارہویں اور بارہویں کے حوالے سے دوبارہ ترتیب دیا گیا ہے جس کے نتیجے میں کچھ حصے جماعت گیارہویں سے بارہویں اور کچھ بارہویں سے گیارہویں میں رکھے گئے ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس ترتیب سے طلبہ کے سیکھنے کا عمل مزید موثر ہوگا۔

نصاب سے کیسے رجوع کیا جاسکتا ہے؟

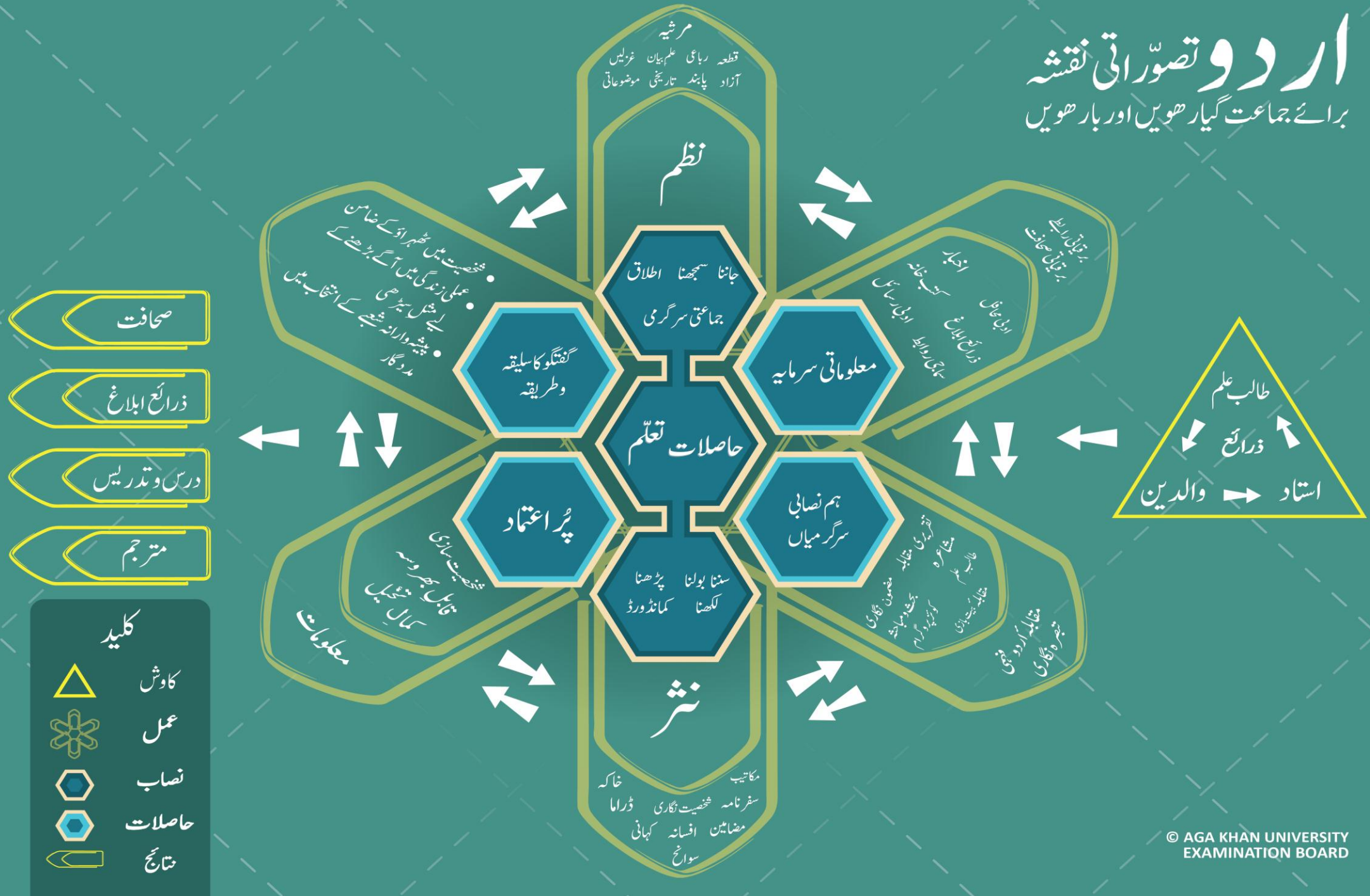
- تصوراتی نقشہ پورے نصاب کا ایک مکمل جائزہ پیش کرتا ہے۔ موضوعات اور تعلیمی حاصلات طلبہ رہنمائی فراہم کرتے ہیں ان تفصیلات کے بارے میں جو طالب علم حاصل کرنا چاہتا ہے۔ آخر میں تخصیص پرچہ جات مزید رہنمائی کرتی ہے کہ، امتحان میں کیا متوقع ہو سکتا ہے۔

تخیلاتی مثلث

- اس ”تصواری نقشے“ Concept Map کا آغاز ایک ’مثلث‘ سے کیا گیا ہے جو ان تین اہم رشتوں کی نمائندگی کرتی ہے جو علمی میدان میں ایک دوسرے کے لیے مددگار تصور کیے جاتے ہیں۔
- وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس مثلث کا ایک کردار یعنی ’طالب علم‘ اپنے اساتذہ اور والدین کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کرتے ہوئے ایک ایسے مقام پر آجاتا ہے جہاں اساتذہ اس کے ہاتھ میں اس تصواری نقشے پر موجود کچھ کلید تھماتے ہیں اور اس کلید سے کھلنے والے راستوں پر آگے بڑھنے کے طریقے بھی وضع کرتے ہیں۔
- تینوں کی مشترکہ کاوش طالب علم کو آگے بڑھنے کے لیے مہمیز کرتی ہے۔ یہی کاوشیں اسے میدانِ عمل میں لے کر جاتی ہیں۔ اس میدانِ عمل میں ایک مقررہ نصاب اس کا منتظر ہوتا ہے۔ اس مقررہ نصاب کو اپنی علمی اور عملی زندگی کا حصہ بنانے کے لیے اساتذہ اس کی رہنمائی کرتے ہیں۔
- معلوماتی سرمائے اور ہم نصابی سرگرمیوں کے ذریعے، وہ زبان کی چاروں مہارتوں کا استعمال کرتے ہوئے اپنے نصاب میں درج حاصلاتِ تعلیم کے ذریعے ”نظم“ اور ”مشر“ دونوں اصناف کے ذیلی حصوں کو جاننے کی کوشش کرتا ہے، انہیں سمجھتا ہے اور پھر موقع اور وقت کے لحاظ سے ان کا اطلاق کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
- یہ تمام کوششیں اور کاوشیں اس کی شخصیت میں ایک بدلاؤ لے کر آتی ہیں۔ اس کی شخصیت کو پُر اعتماد، قابلِ بھروسہ اور کمالِ تخیل کی معراج کو پہنچاتی ہیں۔ اس کی شخصیت میں ایک خاص قسم کا ٹھہراؤ پیدا کرتی ہیں۔ گفتگو کا سلیقہ آجاتا ہے کہ کب، کیسے اور کس سے، کس انداز میں بات کرنی ہے۔ اور گفتگو کا یہی فن اور خود اعتمادی اس کے لیے پیشہ ورانہ زندگی کے انتخاب میں مدد و معاون ثابت ہوتی ہیں۔ وہی طالب علم جو اپنے ماں باپ کی انگلیاں تھام کے نکلا تھا وہ اس علم کی بھٹی سے ادب و فن کی آنچ پر کندن بن کر پوری آب و تاب کے ساتھ عملی میدان میں قدم رکھنے کے لیے تیار ہے۔ اور مختلف پیشے اس کے حاصل کردہ بحرِ علوم سے سیراب ہونے کے لیے منتظر ہیں۔

اردو تصوراتی نقشہ

برائے جماعت گیارھویں اور بارہویں



© AGA KHAN UNIVERSITY
EXAMINATION BOARD

آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ، نصاب برائے اُردو لازمی، اعلیٰ ثانوی جماعتوں کے عنوانات اور تعلیمی حاصلات طلبہ
حصہ اول (گیارہویں جماعت)

تفہیمی سطحیں			تعلیمی حاصلات طلبہ	عنوانات
اطلاق	سمجھنا	جاننا		
1. سننا اور بولنا			طلبہ کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ:	
ج-س ¹	*		1.1.1 الفاظ کا تلفظ غور سے سنیں اور صحیح تلفظ کو اپنائیں،	1.1 اصناف: افسانہ، شخصیات / خاکہ نگاری، ڈراما،
	*		1.1.2 ریڈیو، ٹیلی وژن، ٹیپ ریکارڈ، کمپیوٹر (انٹرنیٹ) وغیرہ سے معلومات اخذ کر سکیں،	سفر نامہ، مکتوب، غزل، قواعد و انشا
ج-س	*		1.1.3 نثر نگاروں کی تحریر سن کر ان کی طرزِ تحریر پر فنی و فکری تبصرہ کر سکیں،	
	*		1.1.4 سمعی تفہیم کے بعد تحریر کے اہم نکات کی نشان دہی کر سکیں،	
	*		1.1.5 سمعی تفہیم کے بعد اصل مقصد کا ادراک اور صنفِ ادب بیان کر سکیں،	
*	*		1.1.6 کسی عبارت کو سننے کے بعد واقعات کو جزئیات کے ساتھ بیان کر سکیں،	
*	*		1.1.7 کسی عبارت میں موجود معلومات کو سن کر اس معلومات کے پس منظر میں کیے گئے سوال کا جواب دے سکیں،	
	*		1.1.8 سمعی تفہیم میں موجود قواعد کی وضاحت کر سکیں،	
ج-س			1.1.9 تقریر، مباحثے کے ذریعے اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں،	
ج-س			1.1.10 کسی بھی نثر پارے اور نظم پارے پر استحصانی گفتگو کر سکیں،	

¹ج-س جماعتی سرگرمی کے طور پر لیا جائے گا اور اس قسم کے تعلیمی حاصلات کو امتحان میں جانچا نہیں جائے گا۔

تشہیبی سطحیں			تعلیمی حاصلاتِ طلبہ	عنوانات
اطلاق	سمجھنا	جاننا		
طلبہ کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ:				
ج-س			1.1.11 بحث و مباحثہ و فی البدیہہ تقریر کر سکیں اور کسی بھی واقعے کو دلچسپ انداز میں بیان کر سکیں،	
ج-س			1.1.12 اپنی رائے، خیالات، احساسات، جذبات، امنگوں اور ضرورتوں کا بہتر طریقے سے اظہار کر سکیں۔	

تقریبی سطحیں			تعلیمی حاصلات طلبہ	عنوانات
اطلاق	سمجھنا	جاننا		
طلبہ کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ:				2- پڑھنا
	*		ادبی تحریروں میں مجازی حوالوں سے حُسنِ بیان کی صنعتوں کو ملحوظ رکھ کر پڑھ سکیں،	2.1.1 اصناف: افسانہ، شخصیات / خاکہ نگاری، ڈراما،
	*		علمی تحریروں کو ان کی اقسام اور پیشہ ورانہ یا تکنیکی حوالوں سے سمجھ سکیں،	2.1.2 سفرنامہ، مکتوب، غزل، قواعد و انشا
	*		اخبارات و جرائد میں خبروں، فیچروں، اداروں، رپورٹوں، اشتہاروں، خطوط بنام مدیر کو ان میں پوشیدہ معنی کو سمجھ کر پڑھ سکیں،	2.1.3
		*	اُردو ادب میں اصناف کی اہمیت کو بیان کر سکیں،	2.1.4
	*		خاکے پڑھ کر خاکے میں موجود شخصیت کا ادراک کر سکیں،	2.1.5
		*	ڈرامے کی ادبی اور فنی حیثیت سے واقف ہو سکیں،	2.1.6
*			ڈراما / افسانہ پڑھنے کے بعد کرداروں پر تبصرہ کر سکیں،	2.1.7
	*		کسی علمی و ادبی تحریر میں استعمال کیے گئے الفاظ و محاورات، تراکیب اور اصطلاحات کو سمجھ سکیں اور نفسِ مضمون کا ادراک کر سکیں،	2.1.8
	*		اصنافِ ادب کو پڑھ کر ان میں فرق بیان کر سکیں،	2.1.9
*			ڈراما / افسانہ کو پڑھ کر اس کے فنی محاسن کا ادراک کرتے ہوئے اپنی رائے یا تجاویز دے سکیں،	2.1.10
	*		ادب پارے کا مرکزی خیال، اہم نکات کا خلاصہ یا تشریح کر سکیں،	2.1.11

تقریبی سطحیں			تعلیمی حاصلاتِ طلبہ	عنوانات
اطلاق	سمجھنا	جاننا		
طلبہ کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ:				
		*	نصاب میں موجود شعر آ اور ادب کی چند تصانیف اور ان کے اُسلوب کی نشاندہی کر سکیں،	2.1.12
		*	دیگر علاقوں کی تہذیب و ثقافت پر لکھی گئی تحریروں کا مطالعہ کر کے ان کے بارے میں چند نکات بیان کر سکیں،	2.1.13
	*		تحریر میں متعلق فعل کے استعمال سے آگاہی اور اشتقاق، مشتقات، وصفی اور لغوی معنی، مجازی معنی، بول چال اور اصطلاحی معنوں کی نشاندہی کر سکیں،	2.1.14
	*		ہیئت کے لحاظ سے شعری لوازم یعنی مطلع، مقطع، قافیہ اور ردیف کی شناخت کر سکیں،	2.1.15
	*		تحریر میں موجود علم بیان، علم بدیع کی چند معروف صنعتوں کے معانی و مفہوم کو سمجھ کر ان کی شعری مثالیں لکھ سکیں (تشبیہ، استعارہ، حسن تعلیل، تلمیح، تضاد، مبالغہ)۔	2.1.16

تفہیمی سطحیں			تعلیمی حاصلاتِ طلبہ	عنوانات
اطلاق	سمجھنا	جاننا		
			طلبہ کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ:	3۔ لکھنا
*			3.1.1 ادب پارے کامرکزی خیال، اہم نکات، نتائج اور کردار کی تشریح تنقیدی یا استحسانی انداز میں لکھ سکیں،	3.1 اصناف: افسانہ، شخصیت / خاکہ نگاری، ڈراما، سفرنامہ، مکاتیب، غزل، قواعد و انشا
*			3.1.2 اخبارات و رسائل میں کوئی اخباری کہانی، خط بنام مدیر لکھ سکیں،	
*			3.1.3 گھر، دفتر یا تعلیمی ادارے میں ہونے والی کسی تقریب کے لیے مختلف افراد کو دعوت نامہ تحریر کر سکیں،	
*			3.1.4 کسی بھی موضوع پر اپنے مطالعے کی روشنی میں تنقید و استدلال عمدہ مثالوں کے ساتھ منظر نگاری، مکالمہ نگاری، کردار نگاری، کہانی، انشائیہ وغیرہ کی صورت میں تحریر کر سکیں،	
*			3.1.5 ادبی تحریر کو پڑھنے کے بعد اس کا خلاصہ تحریر کر سکیں،	
*			3.1.6 تحریر کے سیاق و سباق سے واقفیت حاصل کر سکیں اور ان میں موجود کرداروں پر تبصرہ تحریر کر سکیں،	
*			3.1.7 کسی معاشرتی موضوع پر ڈراما / افسانہ / مکالمہ تخلیق کر سکیں،	
*			3.1.8 ڈرامے کو کہانی کی صورت میں بیان کر سکیں،	
*			3.1.9 شعر کامرکزی خیال بیان کر سکیں،	
*			3.1.10 طویل سفرنامہ پڑھنے کے بعد اس میں موجود معلومات سے استفادہ کر کے مختصر سفرنامہ تحریر کر سکیں،	

تفہیمی سطحیں			تعلیمی حاصلاتِ طلبہ	عنوانات
اطلاق	سمجھنا	جاننا		
طلبہ کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ:				
*			شعر آ اور ادبا کے طرزِ تحریر پر اظہار رائے کر سکیں،	3.1.11
*			غلط فقرات کی قواعد کے لحاظ سے درستگی کر سکیں،	3.1.12
*			روزمرہ مسائل کے بارے میں غیر رسمی خطوط لکھ سکیں،	3.1.13
*			روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے مختلف واقعات / حالات روداد کی صورت میں تحریر کر سکیں،	3.1.14
	*		علم بیان، بدیع کی چند معروف صنعتوں کے معنی و مفہوم اور ان کے مابین فرق کر سکیں،	3.1.15
*			اخبارات اور رسائل کے کسی بھی متن پر مختصر و جامع تبصرہ لکھ سکیں،	3.1.16
*			تبادلے یا ترقی کے لیے محکمانہ درخواست لکھ سکیں،	3.1.17
*			شعر آ اور ادبا کی مختصر سوانح سے واقف ہوتے ہوئے ان کی تحریر یا کلام کی فنی و فکری خصوصیات پر تبصرہ تحریر کر سکیں،	3.1.18
*			شاعری کی مختلف اصناف کو سمجھ کر ان کا فرق تحریر کر سکیں،	3.1.19
	*		شعر کے علامتی اور تمثیلی پیرائے کو سمجھتے ہوئے جدید دور کے رجحانات کی نشاندہی کر سکیں،	3.1.20
*			غزل کا مفہوم سمجھتے ہوئے اشعار کی تشریح کر سکیں۔	3.1.21

تفہیمی سطحیں			تعلیمی حاصلات طلبہ	عنوانات
اطلاق	سمجھنا	جاننا		
			طلبہ کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ:	4۔ سننا اور بولنا
ج-س	*		4.1.1 احساس، جذبے اور تاثر کے حوالے سے مجازی زبان سن کر اس کے حسن و قبح کا اندازہ کر سکیں،	4.1 اصناف: مضامین، ناول، طنز و مزاح
			4.1.2 نثر یا شاعری سن کر لکھنے والوں کی طرزِ تحریر پر فنی و فکری تبصرہ کر سکیں،	پاکستانی ادب، نظم، قواعد و انشا
			4.1.3 بات درمیان سے سن کر سیاق و سباق بیان کر سکیں،	
	*		4.1.4 سمعی تفہیم کے بعد نفسِ مضمون اور صنفِ ادب کا ادراک کر سکیں،	
	*		4.1.5 طویل کلام کے اہم نکات، جملے، مصرعے یا اشعار سن کر ان پر مبنی سوالات کے جوابات دے سکیں،	
			4.1.6 تنقیدی گفتگو سن کر اپنی رائے کا اضافہ کر سکیں،	
	*		4.1.7 سمعی مواد میں موجود قواعد کی وضاحت کر سکیں،	
	*		4.1.8 سن کر بات / کہانی / مکالمے وغیرہ کی جزئیات میں اپنے علم اور تجربے کی روشنی میں کمی بیشی کر سکیں،	
			4.1.9 مجازی (ادبی) اور اصطلاحی (علمی) محضر (Discourse) میں اپنا ذاتی نقطہ نظر پیش کرتے ہوئے گفتگو کر سکیں،	

تشہیبی سطحیں			تعلیمی حاصلاتِ طلبہ	عنوانات
اطلاق	سمجھنا	جاننا		
طلبہ کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ:				
ج-س			4.1.10 معاشرتی و عملی زندگی کے حوالے سے اپنے جذبات و خیالات اور احساسات کا زبانی اظہار کر سکیں،	
ج-س			4.1.11 کسی بھی نثر پارے یا نظم پارے پر استحضانی گفتگو کر سکیں،	
ج-س			4.1.12 بحث و مباحثہ و فی البدیہہ تقریر کر سکیں،	
	ج-س		4.1.13 ریڈیو، ٹیلی وژن، ٹیپ ریکارڈ، کمپیوٹر (انٹرنیٹ) وغیرہ سے معلومات حاصل کر سکیں،	
ج-س			4.1.14 روزمرہ زندگی میں زبان کو ابلاغ کے لیے استعمال کر سکیں،	

تفہیمی سطحیں			تعلیمی حاصلاتِ طلبہ	عنوانات
اطلاق	سمجھنا	جاننا		
				5۔ پڑھنا
طلبہ کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ:				
	*		5.1.1 نظم و نثر کو استحضانی اور تنقیدی نقطہ نظر سے پڑھ سکیں،	5.1 اصناف: مضامین، ناول، طنز و مزاح،
	*		5.1.2 کسی تحریر کو پڑھ کر، علم بیان یعنی تشبیہ، استعارے، مجاز مرسل، کنائے وغیرہ کی شناخت کر سکیں،	پاکستانی ادب، نظم، قواعد و انشا
	*		5.1.3 کسی مضمون کو اس کے اجزاء، خصوصیات، اصطلاحات اور تصورات کے حوالے سے سمجھ کر پڑھ سکیں اور ان کی نشان دہی کر سکیں،	
*			5.1.4 اخبارات، رسائل و جرائد میں خبروں، نیچروں، اداروں، رپورٹوں، اشتہاروں اور خطوط بنام مدیر کو ان کی خصوصیات کے حوالے سے سمجھ کر پڑھ سکیں اور ان پر تجزیہ کر سکیں،	
	*		5.1.5 یادداشتیں، مختلف اقسام کے فارم، عدالتی فیصلے، سائنسی، تکنیکی، پیشہ ورانہ تحریروں کو پڑھ کر سمجھ سکیں،	
*			5.1.6 زیر مطالعہ طویل عبارت کو پڑھ کر مختصر الفاظ میں بیان کر سکیں،	
	*		5.1.7 کسی بھی تحریر میں رموز و اوقاف، مرکب جملوں کا درست استعمال، افعال کے حوالے سے متعلق فعل اور معاون فعل کی نشان دہی کر سکیں،	
	*		5.1.8 اصنافِ ادب کے فرق سے واقف ہوتے ہوئے اس کی نشاندہی کر سکیں،	

تفہیمی سطحیں			تعلیمی حاصلاتِ طلبہ	عنوانات
اطلاق	سمجھنا	جاننا		
طلبہ کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ:				
	*		نصاب میں موجود ادبا کی سوانح، تصانیف اور اسلوب سے واقف ہو سکیں،	5.1.9
	*		اشعار میں علم بیان، صنائع بدائع کی نشاندہی کر سکیں۔	5.1.10

تفہیمی سطحیں			تعلیمی حاصلات طلبہ	عنوانات
اطلاق	سمجھنا	جاننا		
			طلبہ کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ:	6- لکھنا
*			مرکب جملوں کا درست استعمال کرتے ہوئے تنقیدی جملے لکھ سکیں،	6.1 اصناف: مضامین، ناول، طنز مزاح،
*			حالاتِ حاضرہ، معاشی اور سیاسی مسائل پر اپنا نقطہ نظر تحریر کر سکیں،	پاکستانی ادب، نظم، قواعد و انشا
	*		اخبارات اور رسائل میں مضامین، خط بنام مدیر یا کوئی ادارہ لکھ سکیں،	
*			تحریر کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے تحریر لکھ سکیں،	
*			کسی بھی موضوع پر اپنے وسیع تر مطالعے کی روشنی میں تنقید و استدلال اور عمدہ مثالوں کے ساتھ اپنا نقطہ نظر لکھ سکیں،	
*			کوئی غیر مطبوعہ یا تکنیکی (کمپیوٹر میں) متن کو لکھ سکیں، تجزیہ کر سکیں اور تنقیدی رائے کے ساتھ اسے تبدیل کر سکیں،	
*			روزمرہ زندگی کے حوالے سے مفصل روداد، آنکھوں دیکھا حال، انشائیہ، آپ بیتی یا مفصل مضمون کی صورت میں تحریر کر سکیں،	
*			شعرا، ادبا، مزاح نگاروں کی مختصر سوانح سے واقف ہوتے ہوئے ان کی تحریر یا کلام کی فنی و فکری خصوصیات پر تبصرہ تحریر کر سکیں،	
	*		شاعری کی مختلف اصناف کو سمجھ کر ان کا فرق تحریر کر سکیں،	
	*		شعر کے علامتی اور تمثیلی پیرائے کو سمجھتے ہوئے جدید دور کے رجحانات کی نشاندہی کر سکیں۔	

جانچے کا طریقہ (Scheme of Assessment)

گیارہویں جماعت

جدول 1: تفہیمی سطحوں کے مطابق تعلیمی حاصلات طلبہ کی تعداد

کل	تفہیمی سطحیں			مہارتیں	عنوان نمبر
	اطلاق	سمجھنا	جاننا		
6	2	4	-	سننا اور بولنا	1-
16	2	10	4	پڑھنا	2-
21	18	3	-	لکھنا	3-
43	22	17	4	کل	
100	51	40	9	فیصد	

جدول 2: تخصیص پرچہ برائے امتحان گیارہویں جماعت

اُردو لازمی کا امتحان دو پرچوں پر مشتمل ہو گا جن کے کل نمبر 100 ہوں گے پرچہ اول میں 40 نمبر کے کثیر الانتخابی سوالات ہوں گے جن کے جوابات 50 منٹ میں دینے ہوں گے۔ پرچہ دوم 4 موضوعی / تحریری مختصر / فن تحریر سے متعلق سوالات پر مشتمل ہو گا اور جن کے نمبر 60 ہوں گے، ان سوالات کے جوابات 135 منٹ میں دینے ہوں گے۔ اس طرح یہ امتحانی پرچہ 180 منٹ پر مشتمل ہو گا۔

تفصیل پرچہ اول:

مندرجہ ذیل حصوں اور نمبروں کی تخصیص کے ساتھ یہ پرچہ 40 نمبر کا ہو گا۔

☆ سمعی تفہیم کا پرچہ 20 نمبر کا ہو گا جس کا دورانیہ 25 منٹ ہو گا جس میں ریکارڈڈ (Recorded) اقتباسات کا وقت شامل ہے۔ اس حصے میں دو سمعی اقتباسات ہوں گے (جو مجموعہ نظم و نثر سے نہیں لیے گئے ہوں گے) جس کا ہر اقتباس 10 کثیر الانتخابی سوالات پر مبنی ہو گا۔ (20 نمبر)	سننے کی مہارت
☆ تفہیمی خواندگی کی عبارت کا پرچہ 20 نمبر کا ہو گا جس کا دورانیہ 25 منٹ ہو گا۔ اس حصے میں دو تفہیمی اقتباسات ہوں گے جو مجموعہ نظم و نثر سے نہیں لیے جائیں گے، ہر تفہیمی اقتباس 10 کثیر الانتخابی سوالات پر مبنی ہو گا۔ (20 نمبر)	پڑھنے کی مہارت

تفصیل پرچہ دوم:

مندرجہ ذیل حصوں اور نمبروں کی تخصیص کے ساتھ یہ پرچہ 60 نمبر کا ہو گا۔

☆ حصہ نثر: مرکزی خیال، خصوصیات تحریر / تحریر پر تبصرہ / تعلیمی مقاصد پر مبنی سوالات (15 نمبر) ☆ حصہ غزل: جس کے سوالات، ذخیرہ الفاظ، تشریحات، شاعر کی خصوصیات اور اندازِ کلام پر مبنی ہوں گے۔ (20 نمبر)	پڑھنے کی مہارت از مجموعہ نظم و نثر
☆ تخلیقی تحریر: کسی ایک نفس موضوع (Theme) کے تحت (روداد، مکالمہ نگاری، کہانی اور خاکہ نگاری) چار عنوانات میں سے دو عنوانات دیے جائیں گے جن میں سے کسی ایک عنوان پر طالب علم کو لکھنے کا حق حاصل ہو گا۔ (15 نمبر) ☆ مکتوب نگاری: محکمہ درخواست / خط بنام مدیر / رسمی خط (کسی ایک کے انتخاب کا حق ہو گا) (10 نمبر)	لکھنے کی مہارت

نوٹ: طالب علم کو مضمون سے متعلق سوالات کا مفصل جواب دینا ہو گا۔ تحریری اقتباس کے سوالات کے جوابات دیے گئے کاموں کے مطابق جانچے جائیں گے۔ طالب علم کو مضمون سے متعلق سوالات کا مفصل جواب دینا ہو گا۔ رٹنی رٹائی اور غیر متعلقہ تفصیلات لکھنے کی حوصلہ شکنی کی جائے گی، مگر درست اشعار / اقوال یاد کر کے لکھنے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ جوابات کو ان کے موادی تعلق، ساخت اور اظہار کی بنا پر جانچا جائے گا۔

جدول 3: تفہیمی سطحوں کے مطابق تعلیمی حاصلات طلبہ کی تعداد

کل	تفہیمی سطحیں			مہارتیں	عنوان نمبر
	اطلاق	سمجھنا	جاننا		
5	1	4	–	سننا اور بولنا	1-
14	2	8	4	پڑھنا	2-
10	7	3	–	لکھنا	3-
29	10	15	4	کل	
100	35	52	13	فیصد	

جدول 4: تخصیص پرچہ برائے امتحان بارہویں جماعت

اُردو لازمی کا امتحان دو پرچوں پر مشتمل ہو گا جن کے کل نمبر 100 ہوں گے پرچہ اول میں 40 نمبر کے کثیر الانتخابی سوالات ہوں گے جن کے جوابات 50 منٹ میں دینے ہوں گے۔ پرچہ دوم 4 موضوعی / تحریری مختصر / فن تحریر سے متعلق سوالات پر مشتمل ہو گا اور جن کے نمبر 60 ہوں گے، ان سوالات کے جوابات 135 منٹ میں دینے ہوں گے۔ اس طرح یہ امتحانی پرچہ 180 منٹ پر مشتمل ہو گا۔

تفصیل پرچہ اول:

مندرجہ ذیل حصوں اور نمبروں کی تخصیص کے ساتھ یہ پرچہ 40 نمبر کا ہو گا۔

☆ سمعی تفہیم کا پرچہ 20 نمبر کا ہو گا جس کا دورانیہ 25 منٹ ہو گا جس میں ریکارڈڈ (Recorded) اقتباسات کا وقت شامل ہے۔ اس حصے میں دو سمعی اقتباسات ہوں گے (جو مجموعہ نظم و نثر سے نہیں لیے گئے ہوں گے) جس کا ہر اقتباس 10 کثیر الانتخابی سوالات پر مبنی ہو گا۔ (20 نمبر)	سننے کی مہارت
☆ تفہیمی خواندگی کی عبارت کا پرچہ 20 نمبر کا ہو گا جس کا دورانیہ 25 منٹ ہو گا۔ اس حصے میں دو تفہیمی اقتباسات ہوں گے جو مجموعہ نظم و نثر سے نہیں لیے جائیں گے، ہر تفہیمی اقتباس 10 کثیر الانتخابی سوالات پر مبنی ہو گا۔ (20 نمبر)	پڑھنے کی مہارت

تفصیل پرچہ دوم:

مندرجہ ذیل حصوں اور نمبروں کی تخصیص کے ساتھ یہ پرچہ 60 نمبر کا ہو گا۔

☆ حصہ نثر: مرکزی خیال، خصوصیاتِ تحریر / تحریر پر تبصرہ / تعلیمی مقاصد پر مبنی سوالات ☆ حصہ نظم: جس کے سوالات، مرکزی خیال، شاعر کی خصوصیات، اصطلاحات، اشعار / بند کا مفہوم پر مبنی ہوں گے۔ (15 نمبر) (20 نمبر)	پڑھنے کی مہارت از مجموعہ نظم و نثر
☆ تخلیقی تحریر: کسی ایک نفس موضوع (Theme) کے تحت (آپ بیتی، انشائیہ، روزنامہ / ڈائری، مضمون) چار عنوانات میں سے دو عنوانات دیے جائیں گے جن میں سے کسی ایک عنوان پر طالب علم کو لکھنے کا حق حاصل ہو گا۔ (15 نمبر) ☆ مکتوب نگاری: درخواست / غیر رسمی خط (کسی ایک کے انتخاب کا حق ہو گا) (10 نمبر)	لکھنے کی مہارت

نوٹ: طالب علم کو مضمون سے متعلق سوالات کا مفصل جواب دینا ہو گا۔ تحریری اقتباس کے سوالات کے جوابات دیے گئے کاموں کے مطابق جانچے جائیں گے۔ طالب علم کو مضمون سے متعلق سوالات کا مفصل جواب دینا ہو گا۔ رٹنی رٹائی اور غیر متعلقہ تفصیلات لکھنے کی حوصلہ شکنی کی جائے گی، مگر درست اشعار / اقوال یاد کر کے لکھنے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ جوابات کو ان کے موادی تعلق، ساخت اور اظہار کی بنا پر جانچا جائے گا۔

• جدول 1 اور 3 تعلیمی حاصلات طلبہ (SLOs) کی تعداد اور ان کی خصوصیت پیش کرتی ہیں۔ امتحانی پرچے بنانے میں ان سے رہنمائی لی جائے گی۔ ان جدول کا مقصد اساتذہ اور طلبہ دونوں کی اس امر کی جانب توجہ دلانا ہے کہ خصوصی تعلیمی مقاصد (SLOs) کو کس سطح پر سکھانا اور جانچنا ہے۔

• جدول 2 اور جدول 4 نمبرات کی تقسیم کا خلاصہ پیش کرتی ہیں کہ کہاں نشانات دیے جائیں گے۔ 40 معروضی سوالات ہوں گے اور ہر سوال کا ایک نمبر ہو گا۔ موضوعی / تحریری سوالات کے 60 نشانات ہوں گے۔ یہ AKU-EB کی پالیسی ہے کہ ہر عنوان سے متعلق سوال پوچھے جائیں اور ہر تعلیمی حاصلات طلبہ (SLO) کی مناسبت سے مناسب سوال کیا جائے گا۔

• امتحانی سوالات کے لیے امتحانی مواد نصابی کے ساتھ ساتھ غیر نصابی بھی لیا جائے گا اس کا بنیادی مقصد طلبہ میں زیادہ سے زیادہ حوالہ جاتی مواد اور کتب کے گہرے مطالعے کی عادت ڈالنا اور اردو زبان کی مہارتیں سیکھنے کے ساتھ ساتھ ان کی شخصی، ذہنی اور فکری ارتقا کے مواقع فراہم کرنا ہے۔

• سوال نامہ دو حصوں میں ہو گا: حصہ اول اور حصہ دوم۔ دونوں حصے 3 گھنٹوں پر محیط ہوں گے۔

• حصہ اول ایک علیحدہ سے مخصوص دورانیہ کا معروضی ٹیسٹ ہو گا اور وہ حصہ دوم موضوعی / تحریری پرچے سے پہلے لیا جائے گا۔ سب سے پہلے 25 منٹ کا سمعی تفہیم (سن کر سمجھنا) کا ٹیسٹ ہو گا، سمعی تفہیم کا ہر پرچہ 20 نمبر کا ہو گا۔ اس حصے میں دو سمعی اقتباسات ہوں گے (جو مجموعہ نظم و نثر سے نہیں لیے گئے ہوں گے) جس میں 20 کثیر الانتخابی سوالات ہوں گے۔ اس کے بعد 25 منٹ کا تفہیم خوانی (پڑھ کر سمجھنا) کا ٹیسٹ ہو گا۔ تفہیم خوانی عبارت / حصہ نثر 20 نمبر کا ہو گا اس حصے میں دو تفہیمی اقتباسات ہوں گے۔ (جو مجموعہ نظم و نثر سے نہیں لیے گئے ہوں گے) منتخب کردہ اقتباسات سے 20 کثیر الانتخابی سوالات پوچھے جائیں گے۔

• حصہ دوم میں چار موضوعی / تحریری سوالات ہوں گے۔ سوالوں میں انتخاب کا اختیار نہیں ہو گا، البتہ ایک ہی موضوع میں سے متبادل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں اور اس کا دورانیہ 2 گھنٹے 10 منٹ ہو گا۔

خدمات کا اعتراف

آغا خان یونیورسٹی ایگزیکٹو بورڈ (AKU-EB) ان تمام لوگوں کی خدمات کا تہہ دل سے مشکور ہے جنہوں نے اُردو لازمی، ثانوی جماعتوں کے نصاب کو نظر ثانی کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔

ہم شکریہ ادا کرنا چاہیں گے زہرہ عابدی، اسپیشلسٹ، اُردو (AKU-EB) کہ جنہوں نے اس نظر ثانی کے پورے عمل کے دوران اپنی قائدانہ صلاحیتوں کے ساتھ اُردو لازمی، اعلیٰ ثانوی جماعتوں کے نصاب کو مکمل کیا۔

ہم خاص طور پر شکر گزار ہیں اُس پینل کے بھی کہ جنہوں نے نصاب کا جائزہ لینے میں پورے عزم اور ارادے کے ساتھ اپنا قیمتی وقت صرف کیا۔ پینل میں شامل افراد کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

- تسلیم فاطمہ
بیکن ہاؤس، گلشن کیمپس، کراچی
- لبنی حمید
ایثار فاؤنڈیشن، کراچی
- توصیف زیدی
حبیب گرلز اسکول، کراچی
- ثوبیہ خان
حبیب پبلک اسکول، کراچی
- سعدیہ منیر
ناصرہ اسکول ملیر، کراچی
- فریدہ سومرہ
المرقزی گرلز اسکول، کراچی
- ناہید معیز
آغا خان ہائر سیکنڈری اسکول کریم آباد، کراچی

ہم اُن مبصرین کے بھی از حد مشکور ہیں جنہوں نے نصاب کے مواد، زبان کی مہارتوں اور حوالہ جاتی کتب پر اپنی قیمتی آرا سے نوازا۔

- حسن عباس
آغا خان ہائر سیکنڈری اسکول کریم آباد، کراچی
- تسلیم فاطمہ
بیکن ہاؤس گلشن کیمپس، کراچی

مزید بر آں ہم ان کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے اس نصاب کو ایک خاص نکتہ نظر سے دیکھ کر اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ مذکورہ نصاب میں ایسی مہارتیں اور مواد شامل ہیں جو طالب علموں کے لیے مؤثر طریقے سے تعلیم کے اگلے درجے کے لیے رہنما ہوں گی۔

- پروفیسر ڈاکٹر یونس حسنی

سابق ایچ ای سی (HEC) سے ملحقہ معروف اسکالر

سابق مدیر اعلیٰ انجمن ترقی اردو بورڈ

سابق چیئرمین، شعبہ اردو جامعہ کراچی

سابق ممبر بورڈ آف اسٹڈیز آف اردو

- حتمی مبصر اور مشیر: ڈاکٹر شہزاد جیوا
ڈائریکٹر، اے کے یو ای بی
 - رہنما اور جائزہ کار برائے نصاب: ڈاکٹر نوید یوسف
ایسوسی ایٹ ڈائریکٹر، اسسٹنٹ
 - قائد اور جائزہ کار برائے نصاب: رابعہ ہیرانی
مینجر، کریکولم ڈیولپمنٹ
 - سہولت کار برائے نصاب: بے نظیر یعقوب
ایسوسی ایٹ، کریکولم ڈیولپمنٹ
 - مبصر برائے تعلیمی وسائل: آمنہ پاشا
ایسوسی ایٹ ڈائریکٹر، ٹیچر ڈیولپمنٹ اینڈ ٹیچر ڈیولپمنٹ ٹیم
 - انتظامی سہولیات اور مدد: حنیف شریف
ایسوسی ایٹ ڈائریکٹر، آپریشن
راجیل صدر الدین
اسسٹنٹ مینجر برائے انتظامیہ
 - نصاب پر آنے والی رائے اور کوائف کے تجزیہ کار: طوبی فاروقی اور محمد کاشف
اسپیشلسٹ۔ اسسٹنٹ
 - مبصر برائے زبان و مواد: زین الملوک
مینجر، ایگزیکٹو ڈیولپمنٹ
 - ڈیزائن میں مددگار: کریم شلوانی
ایسوسی ایٹ کمیونیکیشن
- ہم آغا خان یونیورسٹی ایگزیکٹو بورڈ سے الحاق رکھنے والے پاکستان بھر کے اُن اسکولوں کے اساتذہ اور طلبہ کے بھی بے حد مشکور ہیں جنہوں نے ہمیں اپنی قیمتی آراء سے نوازا۔
- ہم اعداد و شمار اور مواد کی تالیف کے لیے شاہد اروانی، انوشا اسلم اور تبسم علی، اسسٹنٹ آغا خان یونیورسٹی ایگزیکٹو بورڈ کے بھی دل سے مشکور ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ہم عمارہ داؤد اور لبنی انیس کے بھی شکر گزار ہیں کہ انہوں نے فارمیٹنگ میں مدد کی۔